ہفت وار رسالہ 412
WEEKLY BOOKLET 412

امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی

صفحات: 21



04 خاندانِ امیرِ اہلِ سنّت
08 بڑے بھائی کی شادی
11 افسوس ناک خبر
15 قریبی دوست کے تاثرات

پہلے اِسے پڑھیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے والدین کے حالاتِ زندگی کے مُتَعَلِّق المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) سے جاری ہونے والے رسائل بنام **"فیضانِ ابو عطّار"** اور **"فیضانِ اُمِّ عطّار"** کے بعد اَب پیشِ خدمت ہے رسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی"**۔

آپ اِس رسالے میں امیرِ اہلِ سنّت کے خاندان (بھائی، بہنوں وغیرہ) کے حالاتِ زندگی پڑھیں گے، امیرِ اہلِ سنّت کے والد آپ کے بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے، وہ کولمبو (سی لنکا) میں ملازمت کرتے تھے، امیرِ اہلِ سنّت کی دو یا تین بہنوں کی شادی بھی کولمبو میں ہوئی، امیرِ اہلِ سنّت سب بھائی بہنوں میں چھوٹے ہیں، کولمبو والی بہنوں سے دور ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔ آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے اپنی زندگی کے مختلف اَدوار بچپن، لڑکپن اور جوانی کراچی (پاکستان) میں والدۂ مرحومہ، بڑے بھائی اور دوسری دو بہنوں کے ساتھ گزارے۔ امیرِ اہلِ سنّت مدنی مذاکروں وغیرہ میں وقتاً فوقتاً اپنی زندگی کے ان گوشوں کے بارے میں مختلف واقعات وغیرہ بیان کرتے رہتے ہیں، جنہیں جمع کر کے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت سے مَحبّت و عقیدت رکھنے والوں کے لئے یہ رسالہ بڑا معلوماتی ثابت ہو گا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

والسلام مَعَ الاِکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و بے حساب مغفرت

ابو محمد طاہر عطاری مدنی عُفِیَ عَنہُ

شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی

دُعائے خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت: یااللہ کریم! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ **"امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی"** پڑھ یا سُن لے اُسے اور اس کے سارے خاندان کو نیک نمازی اور سچا عاشقِ رسول بنا اور اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَداء کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم اوسط، 5/252، حدیث: 2735)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سَدا میں　　اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث ورضا دے
(وسائلِ بخشش، ص114)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فَرضی مِثال

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص ایک دَلدَل (Quagmire یعنی وہ زمین جو پانی سے اتنی نرم اور لیس دار ہو گئی ہو کہ اس میں پاؤں دَھنس جائیں) سے کوشش کے باوجود نکل نہیں پا رہا تھا۔ اِتنے میں اُس کے پاس سے ایک شخص گزرا جس کے ہاتھ میں پستول (Pistol) تھا

www.dawateislami.net

وہ دَلدَل میں پھنسے شخص کو دیکھ کر کہنے لگا: آپ بڑی تکلیف میں ہیں، یوں گُھٹ گُھٹ کر مرنے سے بہتر ہے کہ میں آپ کو فائر کر دوں، یہ کہہ کر اُس نے دَلدَل میں پھنسے شخص پر نشانہ باندھا تو اُس نے اپنا پورا زور لگایا، اُچھلا، کودا اور دَلدَل سے باہر آ گیا، پستول والا اپنا پستول ایک طرف پھینک کر ہنستے ہوئے اُس سے کہنے لگا: میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا تھا بلکہ میں نے اس لیے تم پر نشانہ باندھا کہ تم دَلدَل سے نکلنے کے لئے صحیح کوشش نہیں کر رہے تھے، اَب جبکہ تمہاری جان پر بن گئی تو تم نے پورا زور لگایا اور دَلدَل سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس فرضی واقعے سے یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ بندہ جب کسی مقصد کو پانا چاہتا ہے تو اُس کے لئے کوشش بھی ویسی کرے، دینی کام ہو یا کوئی دُنیاوی معاملہ بغیر محنت اور کوشش کے آپ کو خاطر خواہ (یعنی جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا) نتیجہ نہیں مِل سکے گا، بعض اسلامی بھائی اس طرح کی دعائیں کرواتے اور حسرت کرتے نظر آتے ہیں کہ میں نیک بننا چاہتا ہوں مگر نیک بن نہیں پا رہا، گناہوں سے بچنا چاہتا ہوں مگر بچ نہیں پا رہا، اگرچہ یہ دعا کروانا اور تمنّا کرنا بہت ہی اچھا ہے کہ یہ خواہش بھی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے مگر یہ غور کرنا چاہئے کہ نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کے لئے ایسے ماحول میں رہنا ہو گا جو نیکیوں والا اور گناہوں سے بچانے والا ہو۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: جو کوئی آگ میں ہاتھ ڈالے اور کہے کہ میرا ہاتھ نہ جلے تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کوئی گٹر کے گندے پانی میں گِرے اور کہے کہ مجھ پر گندگی نہ لگے ایسا ممکن نہیں، لہٰذا نیک بننے کے لئے نیکوں اور سنّتوں پر عمل کرنے والے باعمل عاشقانِ رسول کی صُحبت (Company) میں رہنا ضروری ہے اور گناہوں سے

www.dawateislami.net

بچنے کے لئے گناہوں بھرے ماحول، گناہوں کی طرف بلانے والے دوستوں کی صُحبت کو چھوڑنا ہو گا تبھی آپ اپنے مقصد **"نیک بننے"** میں کامیاب ہو سکیں گے۔ ورنہ یاد رکھئے! جَو کی فصل بو کر اُس سے گندم حاصل کرنے کی تمنا رکھنا فضول ہے۔ اللہ پاک ہمیں حقیقی معنوں میں نیک اور سنّتوں کا پیکر بنائے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

مِل نہیں سکتی نِکموں کو زمانے میں مُراد　　کامیابی کی جو خواہش ہو تو محنت چاہئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاندانِ امیرِ اہلِ سنّت

ابھی جو دَلدَل میں پھنسنے والے شخص کا واقعہ بیان ہوا یہ واقعہ امیرِ اہلِ سنّت کو آپ کے بڑے بھائی **"عبدُ الغنی صاحب"** نے سنایا تھا جو الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی اور آپ کے بڑے بھائی کی عمر میں تقریباً دس سے پندرہ سال کا فرق تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت تین بھائی ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بھائی کا نام عبد الغنی ہے، آپ سے بڑے ایک اور بھائی بھی تھے جن کا نام **"عبد العزیز"** تھا وہ آپ کی ولادت سے پہلے بچپن میں تقریباً 6 ماہ کی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ سب بھائی بہنوں میں امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ چھوٹے ہیں۔

گھر کے کَفیل

والدِ محترم کے انتقال کے بعد بڑے بھائی گھر کے اکیلے کفیل تھے، والدۂ محترمہ بھی گھر میں کچھ محنت مزدوری جیسا کہ مونگ پھلی، چنے چھیلنے اور پرانی اِملی سے گٹھلیاں نکالنے کا کام وغیرہ کرتی تھیں البتّہ عبدُ الغنی صاحب کھارادر میں واقع **"کتیانہ میمن ایسوسی ایشن"** میں کمپاؤنڈری کرتے تھے اور وہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی جو 75 روپے ماہانہ تنخواہ

www.dawateislami.net

تھی، اُس سے گھر کا خرچ چلاتے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت نے ایک مرتبہ فرمایا: میری والدہ مجھے فجر کی نماز کے لیے اُٹھا کر بھائی کے ساتھ نماز کے لیے بھیجتی تھیں اور میں اپنے بڑے بھائی کے ساتھ گھر کے قریب بادامی مسجد میں نماز کے لیے جاتا تھا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 5/21 مفہوماً)

ہائے دنیا کی محبت

ایک شخص نے امیرِ اہلِ سنّت کے مرحوم بھائی عبد الغنی صاحب کے کچھ پیسے دینے تھے، وہ بیمار ہو گئے تو "**مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی**" کے مِصداق تندرست نہ ہوئے اور جب لگا کہ اَب وہ بچ نہ سکیں گے تو عبد الغنی صاحب اپنے چھوٹے بھائی (امیرِ اہلِ سنّت) کے ساتھ اسپتال اُن سے ملنے کے لئے پہنچے، عمر کا سٹھا پا تھا یا مال و دولت کی حِرص و ہَوَس، امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کی طرف سے رقم کا تقاضا کرنے پر وہ ڈاکٹر کو مُخاطب کر کے کہنا لگا: ڈاکٹر! اے ڈاکٹر! تم نے جتنے پیسے لینے ہیں لے لو اور میرا علاج کرو، مگر عبد الغنی! میں تمہیں پیسے نہیں دوں گا۔ آخر کار وہ فوت ہو گئے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے گھر میں غربت کے ڈیرے تھے، آپ کے بڑے بھائی نے مرحوم کے بیٹوں سے بھی رقم کا مطالبہ کیا مگر خاص Response نہ ملنے کی صورت میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے گھر میں مشورہ کر کے وہ رقم مرحوم کو معاف کر دی۔ اللہ پاک مرحوم کے گناہ معاف فرمائے۔

غیرت کا تقاضا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! سِرے سے قرض واپس نہ کرنے یا خَواہ مَخواہ کی تاخیر کی بیماری آج کل بہت بڑھ گئی ہے، جب قرض لینا ہو تو سو بار چکر لگاتے ہیں اور واپس کرنا ہو تو بجائے خود دینے کے جس سے قرض لیا ہے اُس کو سو سو چکر لگواتے، دَھکّے کِھلاتے اور جوتے گِھسواتے ہیں، بعض بد نصیب تو اس کے باوجود بھی بہانے بناتے، آئیں

www.dawateislami.net

بائیں شائیں کرتے اور قرض خواہ (یعنی جس سے قرض لیا ہے، اس) کو طرح طرح سے پریشان کرتے ہیں، اگر دُنیاوی اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو یہ کتنی بُری بات ہے کہ آپ کے مُشکِل وقت میں قرض دینے والے نے آپ کو قرض دے کر آپ کی پریشانی دور کی اور اَب اُس کے گھر جا کر شکریہ ادا کر کے اُس کی رقم واپس دینے کے بجائے اُسے دھکے کھلائے جا رہے ہیں۔ اللہ پاک اَیسوں کو سمجھنے والی عقل عطا فرمائے اور سچی توبہ کی توفیق دے۔

قرضہ واپس نہ دینا یا اس میں تاخیر کرنا

عُلمائے کرام نے بغیر کسی شرعی مجبوری کے قرض ادا کرنے میں دیر کرنے کو **"ظُلم"** فرمایا ہے۔ (مسلم، ص650، حدیث:4002 مفہوماً) جب قرض میں بِلا عذرِ شرعی دیر کرنا ظلم ہے تو کسی سے قرض لے کر سِرے سے واپس ہی نہ کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آج کل قرض کے نام پر لوگوں کے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے جاتے ہیں۔ ابھی تو یہ سب آسان لگ رہا ہو گا لیکن قیامت میں بہت مہنگا پڑ جائے گا۔

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قرض کی ادائیگی میں) صاحبِ اِستِطاعت کا ٹال مَٹول کرنا ظلم ہے۔ (بخاری، 2/109، حدیث:2400)

اِستِطاعت والے کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مَٹول کرنا، اس کی آبرو (یعنی عزّت) کو حلال کر دیتا ہے۔ (بخاری، 2/109، حدیث:2400) یعنی اُسے بُرا کہنا اُس پر طَعن و تَشنِیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/69)

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید (یعنی وہ شخص جس نے اللہ پاک کی راہ میں جان دی ہے اس) کا ہر گناہ مُعاف ہو جائے گا سوائے قَرض کے۔ (مسلم، ص806، حدیث:4883)

فاسق و فاجِر، جھوٹا، ظالم شخص

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ سے قرض کی ادائیگی میں سُستی اور جُھوٹے بہانے کرنے والے شخص زید کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو اِرشاد فرمایا اُسے کچھ آسان کر کے پیش کیا جاتا ہے:

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زید فاسق و فاجِر، مُرتکبِ کبائر (یعنی بڑے بڑے گناہ کرنے والا)، ظالم، جھوٹا اور عذاب کا حقدار ہے۔ اس سے زِیادہ اور کیا اَلقاب اپنے لئے چاہتا ہے؟ اگر اِس حالت میں مر گیا اور لوگوں کا قرض اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (یعنی قرض خواہوں) کے مُطالبے میں دی جائیں گی اور کس طرح دی جائیں گی یہ بھی سُن لیجیے: تقریباً تین پیسے قرض کے بدلے سات سو نَمازیں باجماعت دینی پڑیں گی، جب اِس قرضہ دبا لینے والے کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرض خواہوں) کے گناہ اِس کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/69 ملخصًا)

اے لوگوں کا قَرضہ دبا لینے والو! کان کھول کر سنو! "اگر قرض دار قرض ادا کر سکتا ہو تو قرض خواہ کی مرضی کے بِغیر ایک گھڑی بھر بھی دیر کرے گا تو گنہگار ہو گا اور ظالِم قرار پائے گا۔ خواہ روزے کی حالت میں ہو یا سو رہا ہو اس کے ذِمّے گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ (گویا ہر حال میں گُناہ کا میٹر چلتا رہے گا) اور ہر صورت میں اس پر اللہ پاک کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ گناہ تو ایسا ہے کہ نیند کی حالت میں بھی اس کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اپنا سامان بیچ کر قرض ادا کر سکتا ہے تب بھی کرنا پڑے گا اگر ایسا نہیں کرے گا تو گنہگار ہے۔ اگر قرض کے بدلے ایسی چیز دے جو قرض خواہ کو ناپسند ہو تب بھی دینے والا گنہگار ہو گا اور جب تک اسے راضی نہیں کرے گا اس ظُلم کے جُرم سے نجات نہیں پائے گا کیونکہ اس کا یہ کام بڑے گناہوں

www.dawateislami.net

میں سے ہے مگر لوگ اسے مَعْمُولی خیال کرتے ہیں۔" (کیمیائے سعادت، 1/336)

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کی شادی

امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی کی شادی خانہ آبادی کی تقریبِ سعید سادگی سے ہوئی اور نکاح غالباً نیو میمن مسجد (بولٹن مارکیٹ کراچی) میں ہوا۔ امیرِ اہلِ سنّت کی رہائش اُن دِنوں گوَگلی والے گھر میں تھی، گھر میں دو کمرے تھے، ایک کمرے میں بھائی کی فیملی جبکہ دوسرے کمرے میں والدہ اور بہنیں وغیرہ رہتے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی عبد الغنی صاحب کے پانچ بیٹے پیدا ہوئے۔ (3 ذی الحج شریف 1446، 30 مئی 2025 اِس رسالے کو لکھتے وقت ایک بیٹے حاجی ادریس کے علاوہ سب بیٹے زندہ ہیں)

کیلے کا چھلکا اور بھائی کا انتقال

عبد الغنی صاحب جھاڑو کا کام کرتے تھے۔ پہلے پہل بنگلہ دیش سے جھاڑیوں کی گھاس آتی تھی پھر وہ آنا بند ہو گئی یا مہنگی ہو گئی تو بھائی جان اُس سے ملتی جُلتی یا اس طرح کی گھاس / جھاڑو لینے کے لئے پاکستان کے صوبے **"خیبر پختون خواہ"** کے شہر "بنّوں" جاتے اور وہاں سے سامان بُک کروا دیتے پھر ٹرک وغیرہ کے ذریعے سامان کراچی آجاتا تھا، اسی کاروباری سلسلے میں جب وہ واپس کراچی آرہے تھے کہ حیدر آباد اسٹیشن پر پانی پینے کے لئے اُترے، ابھی پانی پیا ہی تھا کہ ٹرین چلنے کا ہارن بج گیا پانی کا برتن ہاتھ سے گر گیا اُسے اوپر رکھ کر ٹرین پر سوار ہونے کے لئے دوڑے تو راستے میں پڑے کیلے کے چھلکے سے پاؤں پھسل گیا اور بھائی جان ٹرین کے نیچے گر گئے۔ آہ! ٹرین نے امیرِ اہلِ سنّت کے بڑے بھائی کو کُچل دیا اور یہ سفر اُن کی زندگی کا آخری سفر ثابت ہوا۔ 15 محرم شریف 1396 ہجری کو ان کا انتقالِ پُر ملال

www.dawateislami.net

ہوا۔ اللہ پاک مرحوم عبد الغنی صاحب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

مجھے استعمال کریں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے میں ہمارے لئے بڑا "دَرس" ہے۔ عوامی راستوں یا گاڑیوں بسوں وغیرہ کے اڈوں پر عُموماً کچرا اڈالنے کی جگہ (Dustbin) موجود ہوتی ہے اور اس پر واضح طور پر لکھا ہوتا ہے: Use me یعنی مجھے استعمال کیجئے مگر جن کا صفائی ستھرائی کا ذہن کم یا بالکل نہیں ہوتا وہ جہاں کھاتے ہیں وہیں کچرا پھینک دیتے ہیں، گھروں اور کاروباری مَقامات سے نکلنے والا کچرا جب صحیح طریقے سے ٹھکانے نہیں لگایا جاتا تو یہ زمین کی آلودگی کا سبب بھی بنتا ہے اور بَسا اوقات بے احتیاطی سے پھینکا ہوا کچرا کسی کے زخمی ہونے یا جانی و مالی نقصان کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسا کہ امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کے انتقال والے واقعے سے معلوم ہوا۔

اے عاشقانِ رسول! اگر آپ راستے میں آنے جانے والوں کو تکلیف پہنچانے والی کبھی کوئی چیز دیکھیں تو تھوڑا سا رُک کر اچھی نیت کے ساتھ اُسے ہٹا کر صدقے کا ثواب کمائیں۔ مسلم شریف کی حدیثِ پاک میں ہے: **راستے سے تکلیف پہنچانے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔** (مسلم، ص391، حدیث:2335) اسلام ہمیں صفائی ستھرائی کی ترغیب دیتا ہے، گھر میں ہوں یا باہر، آفس میں ہوں یا دکان پر، بازار میں ہوں یا مارکیٹ میں، ہر جگہ صفائی کا خیال رکھیں۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! اگر تم پسند کرو کہ میں آسمان میں اور دنیا کے راستوں پر فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کروں تو مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز (پتھر، کانٹا وغیرہ) ہٹا دیا کرو۔ (اللہ والوں کی باتیں، 6/56)

www.dawateislami.net

جنّت کے تین حُروف کی نسبت سے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کے بارے میں تین فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿1﴾ جس نے مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹادی اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ پاک کے ہاں ایک نیکی لکھ دی گئی تو وہ اُس نیکی کے سبب اُسے جنّت میں داخِل فرمادے گا۔ (معجم اوسط، 1/19، حدیث:32)

﴿2﴾ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا سوائے یہ کہ اُس نے راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹادیا تو اللہ پاک نے اُس کا یہ عمل قبول فرما کر اُسے جنت میں داخل فرمادیا۔

(ابوداؤد، 4/462، حدیث:5245)

﴿3﴾ صحابیِ رسول حضرتِ ابوبَرزہ رضی اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے ایسی چیز سکھایئے جس سے میں فائدہ حاصل کروں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹاتے رہو۔

(مسلم، ص1086، حدیث:6673)

حضرتِ علّامہ مفتی عبد المصطفےٰ اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو اِیذا (یعنی تکلیف) پہنچنے کا اندیشہ ہو اُس کو راستوں سے ہٹادینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اِس قدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزا میں اپنے فضل و کرم سے جنت عطا فرمادیتا ہے۔ آج کل کے مسلمان اس عملِ صالح (یعنی نیک کام) کی عظمت اور اِس کے اجر و ثواب سے بالکل ہی غافل ہیں۔ بلکہ اُلٹا راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں مثلاً عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اُس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔ گاڑی آنے پر مسافر بَدْحَواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے کے لئے دوڑتے اور کیلے کے چھلکوں پر پاؤں پڑ جانے سے پھِسل کر

www.dawateislami.net

گر جاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہو جاتے ہیں، اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔ اِن حرکتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز اگر نظر پڑ جائے تو اس کو راستوں سے ہٹا دینا چاہیے اِن شاءَ اللہ اگر یہ عمل مَقبُول ہو گیا تو جنّت ملے گی۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعلم (بہشت کی کنجیاں، ص209، 210)

سونے کی پنڈلیوں والا

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ امام محمد بن سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے سونے کی پنڈلیوں والے ایک شخص کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ کہا: ”اللہ پاک نے میری مَغْفِرَت فرما کر مجھے جنّت میں داخل کر دیا اور میری پنڈلیاں سونے میں تبدیل فرما دیں، ان کے ذریعے میں جنّت میں جہاں چاہتا ہوں سیر کرتا ہوں۔“ میں نے پوچھا: ”اس قدر اِنعام و اِکرام کس عمل کے سبب عطا ہوا؟“ کہا: ”میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرتا تھا۔“ (اللہ والوں کی باتیں، 2/419)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

افسوس ناک خبر

امیرِ اہلِ سنّت اپنے بھائی کی وفات کی خبر کی کَیْفِیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: محرم شریف کے دِن تھے، میں اُس وقت باہر کہیں سے کھانا کھا کر گھر آیا اور چائے کے لئے پتیلی چولہے پر رکھی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی، باہر گیا تو دیکھا کہ سِوَل ڈریس (یعنی سادہ لباس پہنے) پولیس والے نے اپنے پاس موجود پیپر سے بھائی جان کے انتقال کی یہ خبرِ وحشت اَثر پڑھ کر سنائی کہ آپ کے بھائی **”عبد الغنی بن عبد الرّحمٰن“** کا حیدر آباد میں ٹرین حادثے میں انتقال ہو گیا ہے، میں نے جیسے تیسے اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنے حواس پر کنٹرول

www.dawateislami.net

رکھتے ہوئے بہنوں کو خبر دی، اُس وقت والدۂ مرحومہ گھر میں نہ تھیں، جب وہ گھر آئیں اور اُنہیں جوان بیٹے کے انتقال کی خبر ملی تو گھر میں غم کی فضا پھیل گئی۔ (تذکرہ امیرِ اہلِ سنّت قسط:16)

فوتگی کی اطلاع دینے کا طریقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت کی زندگی کا یہ پہلا موقع تھا جس میں آپ کے سامنے گھر میں انتقال ہوا اور آپ نے بڑی حکمتِ عملی سے سب کو مُطّلع کیا۔ گھر کے کسی قریبی عزیز کا جب انتقال ہو جائے تو گھر میں موجود بزرگ افراد اور دیگر رشتے داروں کو اطلاع کرنے میں بڑی حکمتِ عملی سے کام لینا چاہئے ورنہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ جوان بچے یا بچی کے انتقال کی خبر سن کر بوڑھے یا مریض والدین کو ہارٹ اٹیک ہوگیا، وہ بھی اس صدمے کی تاب نہ لا کر دنیا سے چلے گئے، بیہوش ہوگئے یا کسی مرض میں مُبتلا ہوگئے لہٰذا گھر میں کسی اہم فرد کی فوتگی کی اطلاع دینا ایک نہایت حسّاس کام ہے، خاص طور پر جب گھر میں بوڑھے افراد اور بچے ہوں۔

اگر کبھی اس طرح کی نَوبت پیش آئے تو سب سے پہلے اپنے حواس پر کنٹرول کیجئے اور ایسے الفاظ کا انتخاب کیجئے کہ جس سے جھوٹ بھی نہ ہو اور جن افراد کو خبر دینی ہے اُن کو کم سے کم تکلیف یا صدمہ پہنچے۔ نرمی سے دعائیہ الفاظ کے ساتھ اِس انداز سے اطلاع دیجئے کہ یہ خبر سامنے والے کے لئے پریشان کر دینے والی (Shocking news) یا جھٹکے کا سبب نہ بنے۔ بالخصوص بوڑھے افراد کو حادثے یا موت کی کیفیات وغیرہ کی تفصیلات بتانے کے بجائے مختصر اور آسان الفاظ میں یوں کہہ دیجئے: **"اللہ پاک کے حکم سے فلاں کا انتقال ہوگیا، اللہ پاک اُن کی بے حساب مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر عطا فرمائے۔"** گھر میں موجود بچوں کو اُن کی نفسیات کے مطابق فوتگی کے بارے میں بتانے کے لئے بھی اچھا انداز

www.dawateislami.net

اختیار کیجئے مثلاً ”آپ کے چاچو، نانا، ماموں وغیرہ فوت ہوگئے ہیں، اللہ پاک سے دعا کریں کہ اللہ پاک اُنہیں بے حساب بخش دے۔“

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ سب گھر والوں کو ایک دَم اطلاع دینے کے بجائے سنجیدہ اور بڑے افراد کو ایک ایک کر کے خبر دیں، گھر میں فوتگی کی اطلاع خاص طور پر بُزُرگ افراد کو ایسے وقت میں دیں جب وہ پُر سکون ماحول میں ہوں، نیند یا کھانے کے وقت فوت ہونے کی خبر دینے سے ہو سکتا ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دیں اور غم میں خود بیمار ہو جائیں یا نہ سوئیں اور رو رو کر صدمے کا اثر دِل پر لے لیں اور پھر جسمانی اعضا پر کوئی سخت (Reaction) نہ آجائے۔ اگر اطلاع دینے کے بعد آپ کو لگے کہ بزرگ افراد یا بچے مرحوم کے غم میں زیادہ صدمے میں ہیں تو اُن کے ساتھ زیادہ وقت گزاریں اور اُنہیں تسلی دیں اور صبر کے فضائل سنائیں۔

میّت لینے کے لئے حیدرآباد کا سفر

امیرِ اہلِ سنّت نے اپنے پڑوسی حاجی عبدُ السّتّار (مرحوم) سے حیدرآباد ساتھ جا کر میّت لانے کے بارے میں بات کی تو اُنہوں نے پڑوسی ہونے کا اچھا حق ادا کیا اور ساتھ چلنے کی ہامی بھر لی، پھر ایک سماجی تحریک کی گاڑی میں امیرِ اہلِ سنّت اپنے بھائی کی میّت لینے راتوں رات حیدرآباد روانہ ہوئے۔ گھر کے افراد کے لئے یہ صدمہ چھوٹا نہ تھا، امیرِ اہلِ سنّت کا دل صدمے سے دوچار تھا، وہ سماجی کارکُن کچھ غیر شرعی جملے بولا کرتا تھا، امیرِ اہلِ سنّت نے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے بڑے پیار بھرے انداز میں اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اُن باتوں سے توبہ کرنے کا ذہن دیا اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں عذابِ آخرت سے ڈرایا، اِس غم کے موقع پر زبان سے نکلے ہوئے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے دل میں لگتے رہے اور اُس نے وہیں گاڑی چلاتے چلاتے اپنے اُن جملوں سے رُجوع اور توبہ کی سعادت پائی۔

www.dawateislami.net

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے جن سے دنیا میں دین کا بڑا کام لینا ہوتا ہے تو اُنہیں شروع ہی سے نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور ان کی دستگیری (یعنی مدد) فرماتا ہے۔ اللہ پاک نے امیرِ اہلِ سنّت کو بچپن ہی سے بُرے لوگوں اور بُرے کام سے بچنے کی توفیق عطا فرمائی، اَلحمدُ لِلّٰہ! اب دنیا دیکھ رہی ہے کہ لاکھوں لوگوں کو آپ کے سبب سے راہِ ہدایت عنایت ہوئی۔ آپ نے اپنے بھائی کی میّت لینے کے لئے جاتے وقت بھی نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو نہ چھوڑا اور اُس سماجی کام کرنے والے کو قبر و آخرت کے عذاب سے ڈرا کر توبہ کرنے پر اُبھارا اور آپ کی زبان سے نکلنے والے پُر تاثیر جملوں سے اُسے توبہ کی توفیق ملی۔ کاش! نیکی کی دعوت کے اِس عظیم داعی (یعنی دعوت دینے والے) کے صدقے میں ہمیں بھی لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے کا نہ ختم ہونے والا جذبہ مل جائے۔

میرے عطّار کا صدقہ الٰہی میرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو
سدا کرتا رہوں سنّت کی خدمت مِرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضری

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ زندگی میں پہلی مرتبہ کراچی سے باہر دوسرے شہر گئے تھے، آپ کو اَندازہ تھا وہیں رات رُکنا پڑ سکتا ہے اس لئے رات رُکنے کے اہتمام کے ساتھ کراچی سے روانگی ہوئی، آپ نے حیدرآباد میں مشہور ولی اللہ حضرتِ عبد الوہاب شاہ جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں سُن رکھا تھا، سماجی کارُکن سے بات کرکے پہلے مزار شریف پر حاضری دی اور پھر پولیس اسٹیشن میّت (Dead Body) لینے پہنچے۔

پولیس والوں کی ایمانداری

پولیس والوں کا اَنداز بڑا ہمدردانہ تھا، اُنہوں نے مختصر ضروری قانونی کاروائی کرکے

www.dawateislami.net

یہ کہتے ہوئے نَعْش (یعنی میّت) اور مرحوم کی جیب سے نکلنے والا سارا سامان نقدی (یعنی رقم) اور گھڑی وغیرہ امیرِ اہلِ سنّت کے حوالے کر دی کہ ہمیں آپ سے ہمدردی ہے، آپ لوگ دُکھی ہیں، ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں لیں گے۔ حُسنِ سلوک کا یہ منظر دیکھ کر امیرِ اہلِ سنّت کے دل پر پولیس والوں کا اچھا اَثر پڑا اور یوں حیدرآباد میں رات رُکنے کی نَوبت ہی نہ آئی اور راتوں رات کراچی واپسی ہو گئی۔

غُسلِ میّت اور نمازِ جنازہ

حادثے میں شہید ہونے کی وجہ سے میّت کے اعضا کٹ گئے تھے لہٰذا میّت کو گھر لانے کے بجائے میٹھادَر میں اُسی سماجی تحریک کے آفس میں کفن اور غسل وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت اُن دِنوں شہید مسجد کھارادر میں امامت کرواتے تھے آپ نے وہیں اپنی مسجد کے باہر بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور میوہ شاہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔

اے عاشقانِ رسول! روڈ ایکسیڈنٹ سے فوت ہونے والا **"حُکمی شہید"** ہے، شہیدِ حُکمی کو شہادت کا ثواب ملتا ہے۔ (دارالافتا اہل سنت کا فتویٰ، فتوی نمبر: Web-1668)

قریبی دوست کے تأثُّرات

امیرِ اہلِ سنّت کے اُس وقت کے ایک بڑے قریبی دوست حاجی توفیق انجینئر صاحب اور پڑوسی بچّو بھائی نے راقمُ الحُروف (یعنی محمد طاہر عطاری عُفِیَ عنہٗ) کو بتایا کہ امیرِ اہلِ سنّت کے بھائی کے انتقال کے وقت آپ کے دل پر صدمے کا پہاڑ تھا، اُس وقت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے مگر آپ کے صبر و اِستِقلال کو سلام ہے کہ آپ نے ایسے مشکل حالات میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھا اور صبر واستقامت کے ساتھ اپنی دینی مصروفیات اور گھر کے معاشی حالات کو Take over کر لیا یعنی سنبھال لیا اور اچھے انداز سے گھر کے معاملات کو لے کر چلتے رہے۔

www.dawateislami.net

تیجے کے بعد

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: سوئم (یعنی تیجے، قُل خوانی) کے بعد جب سب لوگ باری باری اُٹھ کر چلے گئے اور رات کے وقت میں اکیلا دَری پر بیٹھا تھا، اُس وقت مجھے اپنے بڑے بھائی کی کمی کا شدّت سے احساس ہوا، میں وہیں بیٹھا بِلک بِلک کر رونے لگا اُس وقت کوئی ایسا نہ تھا جو مجھے دِلاسا دیتا یا میرا غم دور کرتا۔ اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے نعتیہ کلام میں لکھتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے　　جانے والے نہیں آنے والے

(حدائقِ بخشش، ص160)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بھائی کی وراثت کی تقسیم

امیرِ اہلِ سنّت بے حد مُحتاط فِی الدِّین (یعنی دینی معاملات میں بہت زیادہ احتیاط) کرنے والے ہیں، بچپن میں والدِ مرحوم کے انتقال کے بعد گھر کی وراثت تقسیم نہیں ہوئی تھی اسی سے مِل جُل کر گھر چلتا رہا، جب بڑے بھائی کا انتقال ہوا تو وراثت تقسیم کرنے میں سخت آزمائش ہوئی کیونکہ اَب وراثت میں بھائی بہنوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھائی کے پانچ یتیم بچوں اور اُن کی بیوہ کا بھی حصہ تھا۔ امیرِ اہلِ سنّت نے والدِ مرحوم کی وراثت کو شرعی تقاضوں کے مطابق تقسیم کرنے میں شریعت کی پیروی کی وہ عظیمُ الشّان مثال قائم کی جو قابلِ تقلید (یعنی عمل کرنے کے قابل) ہے۔ آپ نے مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ علّامہ مولانا مفتی وقارُ الدِّین رحمۃُ اللہِ علیہ سے رہنمائی لے کر شرعی طریقے کے مطابق وراثت تقسیم کی بلکہ مرحوم بھائی کے یتیم بچوں اور بیوہ کو کچھ زیادہ دیا تاکہ اپنی طرف ان کا کوئی حق باقی نہ رہے پھر اسی پر بَس نہیں، خوفِ خدا کا یہ عالَم تھا کہ کہیں اُن کے حق میں کمی نہ رہ گئی ہو اِس گُمان کو دور کرنے اور اطمینانِ قلب کے لئے

www.dawateislami.net

اپنے بھتیجوں کے بالغ ہو جانے کے بعد سب سے معافی مانگی کہ اگر مجھ سے تقسیم کرنے میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو مجھے معاف کر دیجئے اور اپنی والدہ سے بھی معافی دِلوا دیجئے۔

کِردار ان کا ستھرا اَخلاق ان کا اَعلیٰ یونہی نہیں ہے شُہرہ عطار قادری کا

مالِ وراثت تقسیم کیجئے

کسی شخص کے انتقال کے بعد اُس کے چھوڑے ہوئے مال کو **"میراث یا وراثت"** کہتے ہیں، قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ میں وراثت کے مسائل کو بڑے تفصیلی اَنداز سے بیان فرمایا گیا ہے اگر فوت ہو جانے کے بعد مرحوم کے یتیم بچّے ہوں تو ان کی وراثت کے بارے میں خاص احکام اور ان کے مال میں ہر قسم کی خیانت سے بچنے کی نہایت تاکید آئی ہے جیسا کہ پارہ 4 سورۃ النساء کی آیت نمبر 10 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ	ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے
الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ	ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں
بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ	بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ
سَعِیْرًا۠	بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

حدیثِ پاک میں ہے: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں نے مِعراج کی رات ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایسے لوگ مقرر تھے جو اِن کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر ان کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو اِن کے پیچھے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل (علیہ السّلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: **"یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔"**

(تہذیب الاثار للطبری، 2/429، حدیث: 725)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ گھر کے بڑے ہیں اور گھر میں کسی فرد کا انتقال

www.dawateislami.net

ہو جائے تو سب سے پہلے دارالافتاء اہلِ سنت سے رابطہ کر کے یا با قاعدہ مفتی صاحب سے وقت لے کر ملاقات کر کے وراثت کو شرعی طریقے سے تقسیم کرنے کے متعلق رہنمائی لیجئے۔

(دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) کا رابطہ نمبر: 03117864100)

رابطے کے اوقات کار: صبح 10 تا شام 4 (علاوہ اتوار) وقفہ برائے نماز وطعام: دوپہر 1 تا 2

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! وراثت کے معاملے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ آگے چل کر جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو بارہا جائیداد وغیرہ کے جھگڑوں میں قتل و غارت گری تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ وراثت کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **"مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجئے"** پڑھئے اِن شاءَ اللہُ الکریم بہت اہم دینی مسائل کے بارے میں سیکھنے کو ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے یہ رسالہ مُفت ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ ہو سکے تو فوتگی، تیجے یا چالیسویں وغیرہ کے موقع پر یہ رسالہ پڑھ کر سنا دیا جائے تو آنے والوں کو معلومات کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اللہ کریم ہمیں مالِ وراثت کی بے احتیاطیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بڑے بھائی کی قبر پر محفل

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مرحوم بھائی کے انتقال کے بعد مجھے بڑی کمی محسوس ہوئی، تو ایک طرف والد صاحب کے نہ ہونے کا صدمہ، میرے اندر سوز و گُداز اور رِقتِ قلبی (یعنی دل نرمی اور رونے وغیرہ کی کیفیت) تھی۔ میں اکثر اپنے بھائی کی قبر پر جاتا اور اپنے دوستوں وغیرہ کو بھی ساتھ لے جاتا تھا، اُس وقت دعوتِ اسلامی نہیں بنی تھی، ہم قبرستان میں جا کر نعت وغیرہ کی محفلیں جماتے اور پھر میں ہفتے ہفتے کو وہاں پر بیان کرتا تھا، بارہا

www.dawateislami.net

اپنی موت اور قبر کو یاد کر کے ہم پھوٹ پھوٹ کر روتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری صُحبت (Company) اچھی تھی، ہمارے ساتھ نمازی اور ایک دو داڑھی والے افراد ہوتے تھے اور جو بھی ہمارے ساتھ شامل ہوتا وہ سنتِ رسول **"داڑھی شریف"** سجالیتا۔ اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت کے والدین بھائی، بہنوں اور خاندان کے دیگر مرحومین کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔

اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

ایصالِ ثواب کی برکت

امیرِ اہلِ سنّت تحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اوپر ہونے والی اللہ پاک کی نعمت کے اظہار) کے طور پر فرماتے ہیں: بڑے بھائی کے اِنتِقال کے بعد جب ماہِ رمضان شریف کی تشریف آوری ہوئی اور پہلی پیر شریف آئی تو دوپہر کے وقت میری بڑی بہن نے مجھ سے چند غیر مُتَوَقّع سوالات کیے، پہلا سوال یہ تھا کہ کیا آپ کل قبرستان گئے تھے؟ میں نے جواب دیا: جی، پھر پوچھا: کیا آپ مرحوم بھائی جان کی قبر پر ہفتے میں کبھی دو تو کبھی تین بار بھی حاضری دیتے ہیں؟ میں ذرا چونکا اور کہا: جی، (میرے چونکنے کی وجہ یہ تھی کہ میری بہن کو تو صرف اتوار کی شام میرے قبرستان جانے کا علم تھا اور ماہِ رمضان المبارک میں اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد میری گھر پر موجودگی کی وجہ سے شاید وہ یہ سمجھی ہوں گی کہ میں قبرستان نہیں گیا) میری حیرانگی کو ختم کرتے ہوئے میری بہن فرمانے لگیں: آپ مجھ سے چاہے کتنا ہی چھپائیں مگر مرحوم بھائی جان نے مجھے خواب میں سب کچھ بتادیا ہے کہ آپ کب کب قبرستان جاتے ہیں اور یہ بھی بتادیا ہے کہ آپ وہاں دوستوں کے ساتھ مل کر نعت خوانی بھی کرتے ہیں۔

بھائی جان نے مجھے خواب میں اپنی قبر کے حالات بتاتے ہوئے کہا ہے کہ جب مجھے قبر میں رکھا گیا تو ایک چھوٹا سا جانور میری طرف لپکا میں نے پاؤں کو زور سے جھٹکا دے کر اسے ہٹادیا، اس جانور کا ہٹنا تھا کہ خوفناک عذاب میری طرف بڑھنے لگا، **"قریب تھا کہ وہ**

www.dawateislami.net

عذاب مجھ پر مُسَلَّط ہو جاتا کہ اتنے میں بھائی الیاس کا کیا ہوا ایصالِ ثواب آ پہنچا اور وہ میرے اور عذاب کے درمیان رُکاوٹ بن گیا، جب عذاب دوسری جانب سے بڑھا تو وہاں بھی الیاس بھائی کا ایصالِ ثواب آڑ بن گیا، اسی طرح ہر طرف سے عذاب بڑھا مگر ہر مرتبہ ایصالِ ثواب بیچ میں آ گیا اور بالآخر تمام راستے بند پا کر عذاب مجھ سے دور ہو گیا، اللہ کا شکر ہے کہ مرنے کے بعد مجھے میرا بھائی الیاس کام آ گیا۔"

عطاری ہوں عطاری رہوں عطاری مروں میں
محشر میں بھی نسبت سے مرا کام بنا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحمد

بڑے بھائی نے ایک واقعہ سنایا

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں کہ بڑے بھائی ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک لیڈر بڑی حسّاس طبیعت کا مالک تھا، وہ اپنے ساتھ تانگے والوں سے گفتگو کرنے اور پیسے وغیرہ دینے کے لئے ایک خادِم رکھتا تھا اور خود ان سے بات چیت کرنا بلکہ سننا بھی پسند نہیں کرتا تھا کیونکہ عام طور پر ایسے لوگ اَبے تَبے والی، رَف قسم کی زبان استعمال کرتے ہیں، کہیں اُس کے الفاظ کانوں کے راستے میرے ذہن میں نہ بیٹھ جائیں اور مجھ میں بھی یہی الفاظ یا انداز نہ آ جائے۔ ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

عَدْوَی الْبَلِیْدِ اِلَی الْجَلِیْدِ سَرِیْعَۃٌ کَالْجَمْرِ یُوْضَعُ فِی الرَّمَادِ فَیَخْمُدُ

ترجمہ: کُند ذہن کی غلط عادتیں ایک ذہین و فَطِین کی ذہانت پر بہت جلدی اثر انداز ہوتی ہیں بالکل ایسے ہی جیسے اگر انگارے کو راکھ میں رکھ دیا جائے تو وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔
(راہِ علم، ص27)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جو جیسا سُنتا ہے وہ بارہا ویسا ہی بولتا ہے اگر ہم اچھا سُنیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم اچھا بولیں گے، یقیناً ہر رکشے اور بس کا ڈرائیور بد تہذیبی والی زبان

www.dawateislami.net

استعمال نہیں کرتا مگر ایسا بھی ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات گفتگو میں گالی گلوچ وغیرہ کی آمیزش بھی ہوتی ہے، یقیناً ایسے ماحول سے خود کو اور اپنے بال بچوں کو بچانا چاہئے تاکہ ہمارے یا ہمارے بچوں کے اندر ایسی بُری عادت نہ آئے، اگر کبھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ جائے یا کسی ایسی جگہ سے گزرنا، سفر کرنا پڑے تو یہ گفتگو وغیرہ سننے کی بجائے اپنے دل اور خیال کو اچھی طرف لے جائیں یادِ مدینہ میں کھو جائیں یا نعتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سننے لگ جائیں۔

آئیں نہ مجھے وسوسے اور گندے خیالات　　دے ذہن کا اور دل کا خدا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش، ص95)

امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے بڑے بھائی کے سُنائے ہوئے ایک اصلاحی واقعے سے شروع ہونے والا یہ رسالہ بڑے بھائی ہی کے سنائے ہوئے ایک اور اصلاحی واقعے پر ختم ہوتا ہے۔ اللہ پاک غلطی کوتاہی معاف فرمائے اور میری، میرے ماں باپ اور اہل وعیال کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

خاندانِ امیرِ اہلِ سنّت کے مرحومین کے انتقال کی تاریخیں	
نام	تاریخ انتقال
امیرِ اہلِ سنّت کے والدِ محترم حاجی عبد الرّحمٰن	14 ذوالحجۃ الحرام 1370 ہجری
والدۂ محترمہ امینہ بی بی	17 صفر المظفر 1398 ہجری
بڑے بھائی عبد الغنی	15 محرم شریف 1396 ہجری
بڑے بھائی عبد العزیز	❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊
بڑی بہن فاطمہ بنتِ حاجی عبد الرّحمٰن المعروف فوئی ماں	26 ذوالحجۃ الحرام 1439 ہجری مطابق 7 ستمبر 2018
بڑی بہن زہرا بنتِ حاجی عبد الرّحمٰن	2 جمادی الاخریٰ 1441 ہجری مطابق 28 جنوری 2020
بڑی بہن خدیجہ بنتِ حاجی عبد الرّحمٰن	❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊
بڑی بہن زینب بنتِ حاجی عبد الرّحمٰن	❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net